موجودہ پُرخطر ایام میں دُعاؤں اور انابت الی اللہ کی ضرورت

دِن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دِن

موجودہ جنگ نے جو مہیب اور پُرخطر ایام اس وقت دُنیا کے سامنے پیش کر رکھے ہیں ان کی وجہ سے قلوب میں ایک عام بے چینی پائی جاتی ہے۔ خطرہ روز بروز زیادہ ہیبت ناک شکل اختیار کرتا جا رہا ہے اور موت اپنے دامن کو زیادہ سے زیادہ وسیع کر رہی ہے۔ اموال تو چیز ہی کیا ہیں۔ انسانی خون پانی کی طرح بہہ رہا ہے۔ اور لاکھوں نوجوان موت کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں طبعی طور پر انسانی نظر مادیات سے ہٹ کر اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اور مادہ پرستوں پر بھی یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ جن مصنوعات پر ان کا اتکال تھا۔ جن تدابیر پر انہیں ناز تھا۔ اور جن مکائد کو وہ اپنی نجات کا ایک یقینی۔ اور قطعی ذریعہ خیال کرتے تھے۔ جب وہ تارِ عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ثابت ہو چکی ہیں تو اب خلصی کا ذریعہ سوائے اس کے کوئی نہیں کہ خدا تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لایا جائے۔

اتحادیوں اور جرمنی و اطالیہ کی باہمی آویزش دورِ حاضرہ کی تاریخ کا ایک خونین باب ہے۔ وہ علوم و فنون جو دنیا کی ترقی اور تہذیب و تمدن کے قیام کا بہت بڑا ذریعہ تھے۔ اب زیادہ سے زیادہ نفوس کو ہلاک کرنے کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ بم بار ہوائی جہازوں۔ آگ برسانے والی توپوں اور ٹینکوں سے موت کی اس قدر گرم بازاری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام روز و شب پورا ہوتا نظر آتا ہے کہ:-

"موتا موتی لگ رہی ہے" (تذکرہ ص ۴۸۶)

ایسے پُرخطر حالات میں ضروری ہے۔ کہ لہو و لعب اور بے ہودہ مشغلوں کو ترک کر کے ہر انسان رو بخدا ہو۔ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر گریہ و زاری کرے۔ اور دُعا کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس جنگ کی ہولناک بربادیوں سے اپنے بندوں کو بچائے اور حق کو فتح اور کامیابی عطا کرے ؎

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ جماعت کے تمام دوست دعاؤں میں لگ جائیں۔ اور ساتھ ہی جولائی کے آخر تک ہر جمعرات کو روزہ رکھیں۔ حضور کے اس ارشاد کے مطابق ۲۰۔ ماہ احسان ۱۳۱۹ ہش مطابق ۲۰۔ جون ۱۹۴۰ء کو پہلا روزہ ہوگا۔ مخلصین جماعت سے توقع ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں روزے رکھیں گے۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی اس تحریک میں شامل کریں گے۔ روزہ کا دُعا کی قبولیت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اسی لئے رمضان کے ایام میں اور دنوں کی نسبت اللہ تعالیٰ مومنوں کی زیادہ دُعائیں قبول فرماتا ہے۔ اور اگر مومن اور ایام میں بھی اپنے اوپر رمضان کی کیفیت طاری کریں۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو اسی رنگ میں جذب کر سکتے ہیں۔ پس ان ایام میں بکثرت دعاؤں اور انابت الی اللہ سے کام لینا چاہیئے۔ اور جس طرح بچہ مصیبت کے وقت اپنی ماں کی گود میں پناہ لیتا ہے اسی طرح ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی محبت کی گود میں پناہ لینی چاہیئے۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ع

دِن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے

لیکن اگر ہم دعاؤں سے کام لیں گے۔ اور اپنے اندر خشیت اللہ پیدا کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ کی محبت بھی ہم حاصل کر لیں گے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ع

پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن ؎

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷۔ احسان ۱۳۱۹ ہش بسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع ہے۔ کہ حضور کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج پھر درد اور ضعف کا دورہ ہو گیا تھا۔ دعائے صحت کیجائے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب کو چک ۵۶۵ ضلع لائل پور میں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ؎

موضع غازی کوٹ میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ اور مناظرے

گورداسپور سے تین میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں غازی کوٹ ہے جہاں چند احمدی ہیں۔ ۱۵-۱۶ جون کو یہاں پہلا تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ مرکز سے بہت سے علمائے علاوہ جناب ناظر صاحب اعلیٰ اور جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ بھی تشریف لے گئے۔ قادیان سے سینکڑوں احباب جن میں کثرت خدام الاحمدیہ کی تھی۔ سائیکلوں پر ریل گاڑی پر نیز پیدل وہاں پہنچے بورڈنگ تحریک جدید کے سینئر طلباء لاری کے ذریعہ گئے۔ اٹھوال۔ ونجواں۔ گورداسپور۔ اور علاقہ بیٹ کی جماعتیں بھی جلسہ میں شمولیت کی غرض سے وہاں پہنچ گئی تھیں اور اس طرح اوسط حاضری چھ سات سو ہو گئی۔ ہمارے جلسہ کا اعلان شائع ہونے کے کئی روز بعد احرار نے بھی انہی ایام میں اپنے جلسہ کا اعلان کر دیا۔ اور ہماری جلسہ گاہ کے بالکل پاس ہی اپنا پنڈال تجویز کیا۔ اور لال حسین اختر صاحب کو جو اپنی زبان کے لحاظ سے کوئی اچھی شہرت نہیں رکھتے وہاں بلایا۔ جلسہ کے انتظام کے لئے مجسٹریٹ صاحب علاقہ نیز انسپکٹر صاحب پولیس مع مسلح گارد وہاں دونوں روز موجود رہے۔

جلسہ کی کارروائی ۱۵ جون تین بجے بعد دوپہر شروع ہوئی۔ پہلے جامعہ احمدیہ کے چند طلباء نے متفرق مسائل پر تقریریں کیں۔ ان کے بعد مولوی ابوالعطاء صاحب نے احمدیت کے بعض مسائل نیز بعض ان اعتراضات کے جواب دیئے۔ جو غیر احمدی اپنے جلسہ میں کر رہے تھے۔ پھر مولوی ظفر احمد صاحب صدیقی نے جو حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں اور اس علاقہ میں بوجہ علمیت اچھی شہرت رکھتے ہیں۔ قبول حق کے بواعث مختصراً مگر دلکش انداز میں بیان کئے۔ ان کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب نے سکھ مسلم تعلقات کے موضوع پر بہت دلکش تقریر کی۔ جسے جلسہ میں بیٹھے ہوئے سکھ اصحاب نے بہت پسند کیا۔ گیانی صاحب کے بعد جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے اپنے مخصوص انداز میں غیر احمدیوں کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عام فہم پیرایہ میں پیش کیا اس جلسہ کے دوران میں احرار کی بدزبانی کی آوازیں برابر آتی تھیں۔ اور احمدی احباب سنکر بے حد مضطرب ہوتے تھے۔ مگر جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور دوسرے بزرگ ان کو قابو میں رکھے ہوئے تھے۔ اور اس خیال سے کہ کوئی احمدی دوست ان کے جلسہ میں نہ جا سکے خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کا پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ مغرب کی نماز سے تھوڑی دیر قبل جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے اپنا لیکچر بذریعہ میجک لینٹرن دیا۔ جو بہت مقبول ہوا۔ موسم کی خرابی کے باوجود لیکچر کامیابی سے ختم ہوا۔

مجسٹریٹ صاحب نے یقین دلایا تھا کہ احراری رات کو کوئی جلسہ نہیں کریں گے مگر انہوں نے ایک الگ تھلگ جگہ میں جلسہ کیا۔ اور حسب عادت بدزبانی بھی کی۔ دو احمدی نوجوان رپورٹ لینے کے لئے بھیجے گئے۔ مگر پولیس پر دباؤ ڈال کر ان کو نکلوا دیا گیا۔ سب انسپکٹر صاحب پولیس نے ان کو سختی سے وہاں سے اٹھا دیا۔ اور اس کے متعلق جب ان سے اپیل کی گئی تو اسے سننے سے انکار کر دیا اور اگلے روز بھی احمدی رپورٹروں کو احرار کی جلسہ گاہ میں بیٹھنے سے پولیس نے روکا۔ اور دریافت کئے جانے پر بتایا۔ کہ مجسٹریٹ صاحب کے حکم کے ماتحت ایسا کیا گیا ہے۔ مجسٹریٹ صاحب سے جناب مرزا عبدالحق صاحب وکیل نے دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے کوئی ممانعت نہیں کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی غلط فہمی اس بارہ میں ہو گئی تھی۔

۱۶ جون کی صبح کو نو بجے کے قریب اجلاس شروع ہوا۔ پہلے مولوی غلام احمد صاحب ارشد کی تقریر ہوئی۔ پھر جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے ایک موثر دلکش اور برجستہ تقریر فرمائی جس میں پہلے تو جنگ میں حکومت برطانیہ کو امداد دینے کی اہمیت کو نہایت سادہ اور عام فہم الفاظ میں زمیندار احباب کے ذہن نشین کیا۔ اور اسی ضمن میں حکومت سے وفاداری کے متعلق جماعت احمدیہ کے نظریہ کی وضاحت کی۔ اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر بہت دلنشین پیرایہ میں اظہار خیالات فرمایا۔

۱۵ جون کے اجلاس میں لال حسین اختر صاحب نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ بلکہ وہ بات بات پر مناظرہ کا چیلنج دیتے تھے جس کی منظوری کی اطلاع دیتے ہوئے ان کو لکھ دیا گیا۔ کہ شرائط طے کر لیں چنانچہ ۱۶ کی صبح کو بعض غیر احمدی مولوی شرائط طے کرنے آئے۔ اور تین مناظرے تجویز ہوئے ہماری طرف سے مولوی ابوالعطاء اور مولوی دل محمد صاحب نے شرائط طے کیں اور مطالبہ کیا۔ کہ ایک مناظرہ قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ کے موضوع پر بھی ہو۔ مگر غیر احمدی نمائندہ حافظ محمد شفیع صاحب نے اس سے انکار کیا۔ اور لکھ دیا۔ کہ "موجودہ قرآن کریم میں کوئی آیت منسوخ نہیں" مولوی ابوالعطاء صاحب نے کہا کہ لال حسین صاحب سے بھی اس قسم کی تحریر لے دیں۔ حافظ صاحب نے اس کا وعدہ کیا۔ بلکہ یہاں تک کہا کہ میں اسی تحریر پر ان کے بھی دستخط کرا دوں گا۔ مگر آخر تک کئی یاد دہانیوں کے باوجود اس اقرار کو پورا نہ کیا۔

طے شدہ شرائط کے ماتحت پہلا مناظرہ ختم نبوت پر مولوی ابوالعطاء صاحب اور لال حسین صاحب کے مابین ہوا۔ دوسرا صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مولوی دل محمد صاحب اور مولوی لال حسین صاحب کے مابین اور تیسرا وفات مسیح پر مولوی ابوالعطاء صاحب اور حافظ محمد شفیع صاحب کے مابین تینوں مناظروں میں احمدی علماء نے قرآن کریم اور احادیث سے زبردست استدلال کئے۔ اور اپنی تائید میں بزرگان احناف کے اقوال بھی پیش کئے مگر غیر احمدی قرآن کریم اور احادیث سے اپنی تائید پیش نہ کر سکے۔ اور لے دے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریروں کو غلط انداز میں پیش کر کے عوام کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے رہے مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ان مناظروں کے دوران میں بھی کئی بار غیر احمدی مولویوں نے سخت کلامی کی۔ مگر احمدیوں نے ضبط سے کام لیا۔

دوسرا مناظرہ شروع ہونے سے قبل مولوی ابوالعطاء صاحب نے حافظ محمد شفیع صاحب سے جب کہا۔ کہ لال حسین صاحب سے مجوزہ تحریر لے دیں۔ تو لال حسین صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شان میں خواہ مخواہ بدزبانی شروع کر دی۔ اس پر ہمارے دوستوں نے احتجاج کیا۔ اور صدر جلسہ مولوی ابوالعطاء صاحب نے پورے زور کے ساتھ مجسٹریٹ صاحب کو توجہ دلائی۔ کہ اس شخص کو ان الفاظ کے واپس لینے پر مجبور کیا جائے۔ انسپکٹر صاحب پولیس نے شہادت دی کہ واقعی لال حسین صاحب نے سخت ناروا کلمہ کہا ہے۔ اور احمدیوں کی واقعی دلآزاری کی ہے اس پر مجسٹریٹ صاحب نے احراری نمائندہ شریف حسین صاحب وکیل کو بلوا کر حکم دیا۔ کہ مولوی لال حسین صاحب یہ الفاظ واپس لیں۔ ورنہ مناظرہ بند کر دیا جائے اور آپ لوگ یہاں سے فوراً چلے جائیں اس پر لال حسین صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ اس پر مناظرہ شروع ہوا۔

تیسرا مناظرہ آٹھ بجے شام ختم ہوا بعض احباب تو اسی وقت روانہ ہو گئے اور بہت سے کھانا کھا کر رات کے وقت سائیکلوں پر اور پیدل آئے۔ اور اس طرح یہ جلسہ و مناظرہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

تہبند کا زمین پر گھسٹنا

فرمایا - بعض لوگوں کی کمر قدرتی طور پر کچھ اس بناوٹ کی ہوتی ہے - کہ خواہ وہ کتنے ہی اہتمام سے تہبند یا ندھیں، پھر بھی وُہ ڈھلک جاتا ہے - اسی طرح بعض لوگ عام تناسب سے زیادہ موٹے ہو جاتے ہیں - ان کے تہبند بھی باوجود احتیاط کے عام طور پر ڈھلکے رہتے ہیں - اور زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں - یا بعض دفعہ اچانک کوئی ضروری کام پڑ جاتا ہے اور انسان جلدی میں تہ بند کو پوری طرح کھینچ کر باندھ نہیں سکتا - جس کی وجہ سے وُہ زمین پر گھسٹتا چلا جاتا ہے - ایسے تمام لوگ اس وعید سے مستثنےٰ ہیں - کیونکہ یہ صورتیں تکبر کی تعریف میں داخل نہیں - جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے - تکبر کی تعریف غمط الناس ہے کہ ایسی حرکات کرنا جو نازیبا ہوں - لوگوں کو ذلیل اور حقیر اور کمینہ سمجھنا لباس پر فخر کر کے غرباء کو مونہہ نہ لگانا - لیکن یہ معذوری کی صورتیں ہیں جو میں نے بیان کی ہیں -

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ ہی کی بات ہے - کہ ایک دفعہ آپ نے فرمایا - مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ - کہ جو شخص تکبر اور فخر سے اپنی سلوار یا تہبند کو زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے - خدا تعالےٰ بروزِ قیامت اسے نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا - حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر عرض کیا - یا رسُولَ اللہ ان احد شقی ازاری لیسترخی الا ان اتعاھد ذالک منہ پھر حضُور میرے متعلق کیا فتوےٰ ہے کیونکہ میرے تہبند کا بھی ایک حصہ ہمیشہ ڈھلکا رہتا ہے ہاں میں اپنی طرف سے تو پوری کوشش کرتا ہُوں - کہ تہبند ڈھلکنے نہ پائے - مگر باوجُود کوشش کے ایسا ہو ہی جاتا ہے - اس پر حضُور نے فرمایا لست ممّن یصنعہٗ خیلاء - کہ آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں - جو لوگ یہ حرکات تکبر و تعجّب اور اظہار فخر کے لئے کرتے ہیں - حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یہ حالت کیوں متکبرانہ حالت نہ تھی - اس لئے کہ آپ عمداً ایسا نہیں کرتے تھے - بلکہ باوجود کوشش کے ایسا ہو جاتا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایک واقعہ روایت کیا ہے - کہ آپ کے زمانۂ مبارک میں ایک دن سُورج کو گرہن لگا - فقام یجر ثوبہٗ مستعجلاً حتّٰی اتی المسجد - جب سُورج کو گرہن لگا - تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مجلس سے اُٹھ کر اپنے تہ بند کو جلدی جلدی کھینچتے ہُوئے مسجد تک آئے - اور مسجد تک آپ کا تہبند زمین پر گھسٹتا آیا -

غرض جو لوگ عمداً ان نازیبا حرکات کا ارتکاب نہیں کرتے - بلکہ کسی مجبُوری سے ایسا ہو جاتا ہے - انہیں متکبر نہیں کہا جا سکتا - اور نہ وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمودہ اس وعید کی زد میں آتے ہیں کہ من جرّ ثوبہٗ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ -

خاکسار محمود احمد خلیل - شاہ پوری

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی فرمودہ

ننھے بچوں کی تربیت کے لئے ہدایات

۱ - بچوں کو صاف رکھا جائے - پیشاب پاخانہ فوراً دھو دیا جائے - ظاہری صفائی کا اثر خیالات پر بھی پڑتا ہے -

۲ - غذا وقت مقررہ پر دینی چاہیئے - تا بچوں میں خواہشات کو دبانے کی عادت پیدا ہو - ان میں پابندیٔ وقت اور مل کر کام کرنے کی عادت ہو -

۳ - مقررہ وقت پر پاخانہ کی عادت ڈالنی چاہیئے - اس سے اعضاء میں وقت کی پابندی کی حس پیدا ہوتی ہے -

۴ - غذا اندازہ کے مطابق دی جائے تا بچوں میں قناعت کی عادت پیدا ہو -

۵ - قسم قسم کی خوراک دی جائے - تا مختلف اخلاق پیدا ہوں - کیونکہ ہر سبزی اور کھانے کی چیز مختلف خلق پیدا کرتی ہے -

۶ - بچہ بڑا ہو - تو کھیل کود کے طور پر اس سے کام لیا جائے - جیسے فلاں چیز پکڑا دو -

۷ - بچہ کو اپنے نفس پر اعتماد کی عادت ڈلوانی چاہیئے - چیز سامنے ہو - اگر اُسے نہیں دینی - تو کہہ دیا جائے - کہ ابھی نہیں فلاں وقت ملے گی - چھپا نہیں دینی چاہیئے - کیونکہ اس طرح اسے چوری کی عادت پڑ جائے گی -

۸ - بچہ سے زیادہ پیار نہ کیا جائے - اس سے اخلاقی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں - بڑا ہو کر دوسروں سے یہی خواہش کرتا ہے کہ اسے پیار کریں -

۹ - ماں باپ ایثار سے کام لیں - جو چیز بچہ نے نہ کھانی ہو - خود بھی نہ کھائیں -

۱۰ - بیماری میں بچہ کے متعلق بہت احتیاط کرنی چاہیئے - تا بزدلی - خودغرضی اور چڑچڑا پن کے جذبات پیدا نہ ہوں -

۱۱ - بچوں کو ڈراؤنی کہانیوں کی بجائے بہادری کی کہانیاں سنانی چاہئیں - تا وُہ بہادر بنیں -

۱۲ - والدین خود بچوں کے لئے اچھے اخلاق والے دوست چن دیں -

۱۳ بچوں کو سکھانا چاہیئے - کہ اپنے پر دوسروں کو مقدم کریں -

۱۴ - بچوں کے دل میں یہ خیال ڈالنا چاہیئے - کہ وُہ نیک اور اچھے ہیں - انہیں گالی نہیں دینی چاہیئے - کیونکہ گالی دینے پر فرشتے بھی کہتے ہیں - کہ یہ ایسے ہی ہو جائیگا

۱۵ - بچہ میں ضد کی عادت پیدا ہونے نہیں دینی چاہیئے - اگر ضد کرے - تو اس کی توجہ کسی اور طرف لگا دو - پھر ضد کی وجہ دُور کر دو -

۱۶ - بچوں کے سامنے جھوٹ - تکبر - ترشروئی وغیرہ سے کام نہیں لینا چاہیئے -

۱۷ - بچوں کو نشہ کی چیزوں سے بچانا چاہیئے - تا اعصاب کمزور نہ ہوں -

۱۸ - بچوں کو علیحدہ بیٹھ کر کھیلنے سے روکنا چاہیئے -

۱۹ - بچوں کو عادت ڈالی جائے - کہ وُہ اپنی غلطی کا اقرار کریں - ان کے سامنے اپنی غلطی کو چھپانا نہیں چاہیئے - انہیں سرزنش الگ لے جا کر کی جائے -

۲۰ - بچوں کو ننگا ہونے سے روکا جائے -

۲۱ - بچوں کو کچھ مال کا مالک بنا دیا جائے تا ان میں صدقہ کی عادت - کفایت شعاری رشتہ داروں کی امداد وغیرہ کی عادت پیدا ہو -

۲۲ - بچوں کا کچھ مال مشترک ہو - جسے وہ احتیاط سے رکھیں - اس طرح وہ قومی مال کی حفاظت سیکھیں گے -

۲۳ - بچوں کو آداب اور قواعد تہذیب سکھاتے رہنا چاہیئے -

۲۴ - بچوں کی ورزش اور انہیں جفاکش بنانے کا خیال رکھنا چاہیئے -

(ملخص از منہاج الطالبین صفحہ ۵۶ تا ۶۰)

مرتبہ مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ - قادیان

فضیلت اسلام

آبادی اور ذرائع معیشت

(۲)

(۴)

مالتھس کا یہ خیال کہ ذرائع معیشت آہستہ ترقی کر رہے ہیں۔ اور دنیا کی آبادی سرعت سے بڑھ رہی ہے۔ اس لئے افزائش نسل پر پابندیاں عائد کرنی ضروری ہیں واقعات کی روشنی میں صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے ذرائع معیشت کے آبادی کی نسبت سے کم بڑھنے کی دلیل کو نہایت لطیف پیرائے میں رد فرمایا ہے۔ چنانچہ خداتعالیٰ فرماتا فرماتا ہے لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم وایاکم یعنی تم اس خوف سے کہ آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے افلاس اور تنگدستی ہوگی اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم ہی تم کو بھی اور تمہاری اولادوں کو بھی رزق دیتے ہیں اس آیت میں خداتعالیٰ نے یہ دلیل دی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں باوجود اس کے کہ آبادی پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہے پھر بھی خداتعالیٰ نے ذرائع معیشت کے حاصل کرنے کے ایسے سامان مہیا کر دیئے ہیں کہ پہلے سے بہت بلند معیار پر لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مثلاً اگر پہلے کسی جگہ تعداد ایک ہزار تھی۔ تو اب تین چار ہزار ہو گئی ہے۔ اور گزشتہ زمانہ میں اگر لوگ جھونپڑیوں میں رہتے تھے۔ پھٹے پرانے چیتھڑوں سے تن کو ڈھانکتے تھے۔ اور کئی کئی دن کے فاقوں کے بعد ان کو سوکھی روٹی میسر آتی تھی۔ تو آج باوجود آبادی کے اس قدر بڑھ جانے کے لوگ زیادہ آسودہ حال ہیں۔ پس آبادی کے اس قدر بڑھنے کے باوجود معیار زندگی کا کم نہ ہونا بلکہ پہلے سے بہت زیادہ بلند ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ ذرائع معیشت بھی پورے اندازے کیساتھ ترقی کر رہے ہیں۔ اور وہ خدا جو اس بڑھی ہوئی تعداد کو آج اعلیٰ پیمانہ پر رزق دے رہا ہے۔ وہ آئندہ بھی رزق ضرورت کے موافق مہیا کریگا۔ پس آبادی کے بڑھنے کے نتیجہ میں افلاس اور تنگدستی کا خوف کرنا اور برتھ کنٹرول کو رواج دینا یا آبادی کو دوسرے ذرائع سے بندش لگانا یقیناً نادانی اور پچھلے تجربہ سے ناواقفیت ہے۔ دراصل جیسا کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ کل شی عندہ بمقدار اور وان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم خداتعالیٰ کے خزانے خالی ہونے والے نہیں۔ اور وہ ضرورت کے موافق ذرائع معیشت کے بڑھنے کے سامان مہیا فرما دیتا ہے۔

(۵)

ذرائع معیشت کی کمی کے خوف سے آبادی کے بڑھنے کو روکنا اور افزائش نسل پر بندشیں لگانا ایک غلو بانہ اور مایوسانہ پالیسی ہے۔ جو خداتعالیٰ کی قدرتوں پر عدم یقین کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اسلام چونکہ ایک کامل مذہب ہے۔ خالق و مخلوق کے تعلقات کو قائم کرنیکا سب سے بڑا دعویدار ہے اس لئے وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ اس کے ماننے والے افزائش نسل پر محض اس لئے بندشیں لگائیں کہ انہیں ضروریات زندگی کے مہیا نہ ہونے کا خوف ہے۔ بلکہ وہ اپنے پیروؤں سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ تم اپنی ہمت اور کوشش اور خدائے ذوالجلال کی مدد سے سامان معیشت کو اس قدر ترقی دو۔ کہ وہ تمہاری اولادوں کی ترقی سے بھی بڑھ جائے تاکہ تم نہ صرف تعداد میں بڑھو بلکہ خوشحالی د

سرسبزی و شادابی میں بھی تمہارا قدم آگے کیطرف اٹھتا ہے۔ وہ تو یہ کہتا ہے کہ انما یوفی الصبرون اجرھم بغیر حساب کہ وہ لوگ جو عسرت و تنگی میں بھی استقلال سے کام لیتے ہیں۔ اور ہمت و کوشش کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے وہ ہر قسم کی کامیابی اور ترقی حاصل کرینگے۔ اسلام مایوسی و قنوطیت کو کفر کے مترادف قرار دیتا ہے۔ کیونکہ یہ نہ صرف دینی معاملات میں تباہ کن ہے۔ بلکہ دنیوی امور کی بھی بیخ کنی کرتی ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ انگلستان اور ویلز میں ایک مربع میل میں ۶۸۵ آدمی خوشحالی سے بلند معیار پر زندگی بسر کریں مگر ہندوستان میں ایک مربع میل ۱۹۵ آدمی فاقوں مریں اس کی یہ وجہ ہے۔ کہ انگلستان والوں نے اپنی ہمت اور محنت سے ذرائع معیشت کو ترقی دے لی۔ مگر ہندوستان سستی اور کاہلی کی وجہ سے ابھی بہت پیچھے ہے پس مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ اور اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ ہمت و کوشش سے ترقی حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

(۶)

آبادی کے بڑھنے کے خلاف ایک یہ اعتراض پیش کیا جاتا ہے۔ کہ آبادی کے دباؤ کی کثرت سے جنگیں ہوتی ہیں۔ لیکن آبادی کا بڑھنا اگر جنگ کا باعث ہے تو آبادی کو بلاوجہ کم کرکے اپنی فوجی طاقت کو کمزور کرنا بھی یقیناً جنگ کا باعث ہے کیونکہ جب کوئی طاقت کمزور ہوتی ہے تو دوسری طاقتیں اپنی حرص و آز کو پورا کرنے کے لئے اس پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ یہ خیال کہ جس کے پاس سامان معیشت کافی ہے اسکو بھلا حملہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ غلط ہے کیونکہ جیسا کہ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ اگر ابن آدم کو ایک سونے کی وادی بھی مل جائے تو وہ دوسری کی خواہش کرے گا اور اگر دوسری بھی مل جائے تو وہ تیسری کیلئے آرزومند ہوگا۔ اور اس کا پیٹ سوائے قبر کی مٹی کے کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ پس جوں جوں انسان زیادہ حاصل کرتا جاتا ہے۔ اسکی خواہش اور بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اور ایسی حکومتیں جو اپنی تعداد کو کم کرتی ہیں۔ گویا دوسروں کو حرص و طمع کے پورا کرنے کا موقعہ دیتی ہیں۔ پس دراصل آبادی کا بڑھنا جنگ کا موجب نہیں۔ اور اگر لوگ ہمت اور کوشش سے کام لیں۔ اور اسلام کی تعلیم لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم الخ کے مطابق دوسروں کی طرف طمع کی نظر سے نہ دیکھیں۔ تو ملک کے اندر ہی کافی ذرائع معیشت پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور جنگ کرنے کی کوئی وجہ پیدا نہیں ہو سکتی۔

(۷)

مالتھس کی آبادی کی تھیوری کے مؤید اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ آبادی کے بڑھنے کیوجہ سے لوگ فاقوں مر رہے ہیں۔ اور انکو سامان معیشت کے حصول میں مشکل پیش آ رہی ہے لیکن درحقیقت وجہ یہ ہے کہ دولت کی غلط تقسیم کی بنا پر یہ سب دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ غریب اس لئے بھوکے نہیں مر رہے۔ کہ دنیا میں سامان معیشت موجود نہیں بلکہ اس لئے غربت و افلاس کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کہ ان کے پاس ضروریات زندگی پورا کرنے کیلئے روپیہ نہیں۔ آجکل سود کے کثرت کے ساتھ لین دین کیوجہ سے روپیہ چند ہاتھوں میں جمع ہو گیا ہے۔ اور کروڑوں غریب ضروریات زندگی کو پورا کرنے کیلئے ترس رہے ہیں لیکن انکو چند پیسے بھی میسر نہیں آتے۔ پھر وراثت کے غلط طریق رائج ہیں۔ کہیں تو باپ کی تمام جائداد کا وارث بڑا بیٹا ہوتا ہے۔ اور کہیں سب بیٹوں کو تو حصہ مل جاتا ہے لیکن لڑکیوں کو محروم رکھا جاتا ہے۔ اگر اسلام کی تعلیم پر عمل کیا جائے تو یہ سب دقتیں دور ہو سکتی ہیں۔ اسلام نے ایک طرف تو حکم دیا ہے کہ لا تاکلوا الربٰوا اضعافا مضاعفۃ کہ سود بالکل

بیرون ہند میں تبلیغ احمدیت

امریکہ

صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی مبلغ امریکہ ۱۳ مئی کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ میں بفضلہ تعالےٰ لمبے تبلیغی دورہ سے بخیریت واپس آگیا ہوں۔ رسالہ مسلم سنرائز کے دوسرے نمبر کے لئے چندہ بھی جمع کیا گیا ہے۔ میں نے اس دورہ میں بارہ شہروں کا دورہ کیا۔ اور قریباً تین ہزار میل کا سفر کیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے نئے علاقوں میں شاندار مواقع میسر آئے۔ ہمارے رسالہ "قبر مسیح" نے بعض علاقوں میں حرکت پیدا کر دی ہے۔ جرسی سٹی واقع ریاست نیوجرسی میں اس رسالہ کو کالج کے طالبعلموں کی ایک جماعت نے پڑھا۔ اور کلب کی میٹنگ میں اس پر بحث کی۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہونچے۔ کہ اس رسالے میں جو دلائل مذکور ہیں۔ ان کی تردید نہیں کی جاسکتی۔ صرف یہی مشکل بیان کی گئی۔ کہ اتنے عرصہ تک مسیح کی صلیبی موت پر یقین رکھنے۔ اور مردوں میں سے زندہ ہونے پر ایمان رکھنے کے بعد جو کچھ اس رسالہ میں لکھا گیا ہے۔ اس کا قبول کرنا مشکل ہے۔ جو خیالات جرسی سٹی کے طلباء نے ظاہر کئے۔ وہی قریباً ہر جگہ اس رسالہ کا مطالعہ کرنے والوں نے پیش کئے۔

امریکہ میں جماعت احمدیہ کی تمام شاخیں خدا کے فضل سے زیادہ مضبوط ہو رہی ہیں۔ اور اسلام کی اشاعت کا بابرکت کام باوجود تنگی اور مشکلات کے کر رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں میں مدا ومت اور ترقی بخشے۔ آمین۔ متواتر سفر اور سخت محنت کا میری صحت پر بہت اثر پڑا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

اس سفر میں مَیں نے تحریک جدید کے چندہ کی اپیل کا کام ختم کر لیا ہے۔ صرف وہ جماعتیں جو دوسری طرف واقع ہونے کے باعث راستے میں نہیں آتی تھیں۔ باقی رہ گئیں ہیں۔ جہاں میں انشاءاللہ پھر جاؤں گا۔

سیرالیون (مغربی افریقہ)

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) ۸ اپریل کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں:-

مولوی محمد صدیق صاحب کی آمد پر فری ٹاؤن کے احمدی اور غیر احمدی اصحاب سے انکا تعارف کرایا گیا۔ اور اس کے بعد ہم دونوں رکو پر آ گئے۔ جہاں ہم تین ہفتہ سے جماعت کی تربیت میں مصروف ہیں۔ ہم نے تین دفعہ یہاں کے رئیس اور اس کے امراء سے تخاطب کیا۔ اور ان کو سچے مسلمانوں کی طرح پابند صوم وصلوٰۃ ہونے کا وعظ کیا۔ مسجد میں روزانہ درس دیا جاتا۔ اور اس کے علاوہ ہر گھر میں جاکر پیغام احمدیت پہنچایا جاتا ہے۔ مدرسہ کا معاینہ بھی کیا گیا ہے۔ اور یہ کوشش کی جارہی ہے۔ کہ مدرسین کی تنخواہ مقامی جماعت کے چندہ سے ادا ہوا کرے۔ سرکاری امداد کی بھی توقع ہے۔ رکو پر سے سات میل کے فاصلہ پر ہماری دو جماعتیں رواث اور کینہ کے گاؤں میں ہیں۔ وہاں کا بھی دورہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں مفصلہ ذیل مقامات کا تبلیغی دورہ کیا گیا۔

Bumbe یہ مقام علاقہ رکو پر کے رئیس اعظم کا صدر ہے۔ ہم نے رئیس اور اس کے امراء کو تبلیغ کی یہ رئیس ابھی تک بت پرستی کرتے ہیں۔ اس نے دس شلنگ چندہ دیا۔ اور نماز کی پابندی کا اقرار کیا۔

کویا۔ اگرچہ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ مگر چاول کی زراعت کا مرکز ہے یہاں ہم نے رئیس اور اس کی رعایا کو تین دن رہ کر وعظ کیا اور احمدیت کا پیغام سنایا۔ لوکی اس مقام پر دو دن ٹھہر کر وعظ

خلافت جوبلی فنڈ اور جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی سرگودہا

جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی سرگودہا۔ ایک زمیندارہ جماعت ہے۔ اس سے قبل یہ جماعت مبلغ ۱۲۸ روپیہ خلافت جوبلی فنڈ میں ادا کر چکی ہے۔ اور سابقہ وعدہ میں سے ۱۲ روپیہ اس جماعت کے ذمہ باقی ہیں۔ اب چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال تحریر کرتے ہیں۔ کہ بوقت دورہ خلافت جوبلی کی اہمیت سے جب دوستوں کو آگاہ کیا گیا۔ تو انہوں نے ۵۹ روپیہ کا مزید وعدہ کیا۔ جس میں سے ۲۰ روپے چوہدری ہدائت اللہ صاحب نمبردار نے ادا بھی کر دئیے ہیں۔ چوہدری صاحب موصوف اس سے قبل بھی ۱۱۷ روپے ادا کر چکے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دوسری جماعتوں کے عہدیداران خصوصاً زمیندارہ جماعتوں کے عہدیداران کو چاہئیے۔ کہ وہ احباب جماعت پر اس تحریک کی اہمیت واضح کریں۔ اگر اس چندہ کی اہمیت پوری طرح ذہن نشین کرا دی جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ کوئی احمدی بھی اس چندہ میں پورے اخلاص سے حصہ نہ لے۔

اگر کسی دوست نے کسی وجہ سے پہلے اس چندہ میں حصہ نہ لیا ہو۔ یا کم لیا ہو۔ تو عہدیداران مقامی جماعت ہائے ان کو اس تحریک میں شامل کرکے عنداللہ ماجور ہوں:

ناظر بیت المال قادیان

خریداران الفضل سے ضروری گذارش

حسب اعلان سابقہ ۱۰ جون کو ان احباب کے نام وی، پی ارسال کر دئیے گئے ہیں جن کا چندہ ۲۰ جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ جن احباب نے ۱۰ جون سے قبل بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب رقم بھجوا دی تھی۔ یا کم از کم وی، پی روکنے کی اطلاع دیدی تھی۔ ان کے نام وی پی ارسال نہیں کئے گئے۔ اب احباب کا فرض ہے۔ کہ وی پی ضرور وصول فرمالیں۔ ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اتنی تاکید کے باوجود بعض دوست وی، پی واپس کر دیتے ہیں۔ اور ذرا خیال نہیں فرماتے۔ کہ ان کی ذراسی کوتاہی سے الفضل کا کتنا نقصان ہو جاتا ہے۔ جن دوستوں نے نہ وی پی روکنے کی اطلاع دی۔ اور نہ ہی رقم ارسال کی۔ ان کے متعلق لازمی طور پر یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ وی، پی وصول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ گذشتہ ماہ بار بار کی گذارشوں کے باوجود بعض احباب نے بلاوجہ وی، پی واپس کرکے دفتر کو نقصان پہنچایا۔ امید ہے کہ اب کے ایسا نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت جبکہ کاغذ وغیرہ کی گرانی حد سے بڑھ چکی ہے۔ اور بے حد مالی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب کو چاہئیے۔ کہ "الفضل" کی طرف امداد کا ہاتھ خاص طور پر بڑھائیں!

خاکسار مینجر الفضل

اعلان نکاح

مبارکہ اختر بنت حاجی عبدالکریم صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی کا نکاح چوہدری محمد اسلم ولد منشی نذیر احمد صاحب حال ملازم دہلی کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر حضرت مولٰینا سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں ۱۴ جون ۱۹۴۰ء بوقت عصر اعلان فرمایا۔

محمد صادق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک لڑکے کے متعلق مولوی محمد علی صاحب سے ایک سوال

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں رسالہ "ریویو" کی جلد نمبر ۵ کے صفحہ ۱۹۲ پر "سلسلہ احمدیہ کے مختصر حالات اور عقائد" بیان فرماتے ہوئے تحریر کیا۔ کہ

"یہ بھی ایک پیشگوئی ہے۔ کہ آپ کے ایک لڑکے کے ذریعہ سے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے سلسلہ کی رہنمائی کے لئے مامور ہوگا یہ سلسلہ بہت اقتدار اور قوت حاصل کرے گا۔"

اس کے متعلق میں مولوی محمد علی صاحب سے پرزور درخواست کرتا ہوں۔ کہ خدارا وہ بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کون سا لڑکا ہے۔ جس کے ذریعہ "سلسلہ" نے قوت اور اقتدار حاصل کیا۔

معزز ناظرین غور فرمائیں کہ مولوی محمد علی صاحب نے مندرجہ بالا الفاظ میں کس قدر واضح طور پر تحریر کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک لڑکا سلسلہ کی راہ نمائی کریگا۔ اور اس کے ذریعہ جماعت کو بہت اقتدار حاصل ہوگا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اب جبکہ یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوئی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک لڑکا سلسلہ کی رہنمائی کے لئے کھڑا ہوا۔ اور آپ کے اس لڑکے کے ذریعے "سلسلہ بہت اقتدار اور قوت حاصل" کرنے لگا۔ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہونے لگی۔ تو مولوی صاحب یہ کہنے لگ گئے۔ کہ کسی قوم کی ترقی اس کی صداقت کی شہادت نہیں۔ یہ کتنا بڑا تغیر ہے۔ جو مولوی محمد علی صاحب کے خیالات میں ہوا۔ غیر مبائع اصحاب کو اس پر غور کرنا چاہیئے۔ ایوب احمد خان از مارٹی بوچیا

بیگوسرائے میں تبلیغی جلسہ

۱۷ جون یہاں ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جناب شیخ محمد عمر صاحب کو نظارت دعوۃ و تبلیغ سے طلب کیا گیا تھا۔ جلسہ میں کافی تعداد معزز اور تعلیم یافتہ لوگوں کی تھی۔ ہندو سامعین بہ نسبت مسلمانوں کے زیادہ تھے۔ جن میں مصنف مجسٹریٹ۔ ڈاکٹر۔ وکلا۔ مختار اور تاجر وغیرہ تھے بابو جوالا سنگھ صاحب وکیل ایک معزز اور با اثر ہندو جلسہ کے صدر قرار پائے۔ جناب شیخ صاحب موصوف کی تقریر قریباً ایک گھنٹہ اس موضوع پر ہوئی۔ کہ "اصولاً جملہ مذاہب کی تعلیم یکساں ہے"۔ تمام سامعین نہایت خاموشی و سکون کے ساتھ تقریر سنتے رہے۔ اور بے حد متاثر و محظوظ ہوئے۔ جناب شیخ صاحب کی تقریر کے بعد ایک ہندو وکیل اور دو مختار صاحبان نے تقریریں کیں۔ وکیل صاحب نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ جو روح اسلام کی آج پیش کی گئی ہے۔ ہندوستان کو اس کی اشد ضرورت ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ یہ تعلیم ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلائی جائے۔ جناب شیخ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ تعلیم ایسی ہے۔ کہ اس کو رکھتے ہوئے آپ کو چین سے نہیں بیٹھنا چاہئے۔ بلکہ تمام ہندوستان کو اس سے مستفید کرنا چاہئے۔ تاکہ ہندو مسلمان کی باہمی منافرت دور ہو جائے۔ اور ساری سیاسی بے چینیاں مفقود ہو کر ہندو مسلمانوں میں صحیح طور پر اتحاد و اتفاق پیدا ہو۔

جناب صدر نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو غیرت دلاتے ہوئے کہا۔ ایسی بہترین تقریر کے موقع پر ان کو ہندوؤں سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنی چاہئے تھی۔ آخر میں فرمایا۔ کہ اگر یہ قیمتی تعلیم آج تمام ہندوستان میں پھیل جائے تو وہ دن قریب ہے۔ جب ہندوستان کے لوگ اس بات کے تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کہ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام موجودہ زمانہ کے اوتار ہیں۔

غرض یہ کہ اپنے تاثرات کے لحاظ سے جلسہ نہایت ہی کامیاب رہا۔ اور کثرت سے ہندوؤں نے اس کا اعتراف کیا کہ جناب شیخ صاحب ایسا ودوان و قابل انسان انہوں نے بہت ہی کم دیکھا ہے۔ بعضوں نے کہا کہ وہ ہندوستان کے انمول رتن ہیں۔

خاکسار نعیر الدین احمد وکیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بیگوسرائے ضلع مونگھیر

زکوٰۃ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

(۱) "ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں۔ وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔"

(۲) "جو زیور استعمال میں آتا ہے۔ اس کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور جو رکھا رہتا ہے۔ اور کبھی کبھی پہنا جاوے اس زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ جو زیور پہنا جاوے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جاوے۔ بعض کا اس کی نسبت یہ فتوےٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں۔ اور جو زیور پہنا جاوے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے۔ اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے۔ کہ وہ اپنے نفس کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسی پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔ جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو اختلاف نہیں۔"

ناظر بیت المال قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۶ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ میجنو لائن کے شمال سے جنوب تک جرمن فوجوں کی ایک دیوار کھڑی کر دی گئی ہے اس سے اس لائن کی فرانسیسی افواج دوسری فوجوں سے علیحدہ ہو گئی ہیں۔ دشمن نے فرانسیسی گورنمنٹ کے نئے ہیڈ کوارٹر پر بھی بمباری شروع کر دی ہے۔ اس علاقہ میں خوراک کا قحط پڑ گیا ہے۔

برطانیہ سے مزید فوج اور سامان جنگ فرانس بھیجا جا رہا ہے۔ اور اسے لے جانے کے لئے اس وقت برطانیہ کی آدھی بندرگاہوں میں جہاز تیار کھڑے ہیں۔

تجویز کی جا رہی ہے۔ کہ برطانیہ میں جو جرمن قید ہیں۔ ان کے لئے سینٹ ہلینا میں کیمپ بنایا جائے۔ کیونکہ اگر نازیوں نے ان کو ہوائی چھتریوں سے ہتھیار اور سیڑھیاں وغیرہ بہم پہونچا دیں۔ تو وہ ملک کے لئے سخت خطرات کا موجب ہوں گے۔

ٹوکیو ۱۶ جون۔ جاپان گورنمنٹ نے امریکہ کو مشورہ دیا تھا۔ کہ چونکہ جاپانی فوجیں چنگنگ پر حملہ کرنے والی ہیں۔ اس لئے وہاں سے اپنے سفیر کو کسی دوسری جگہ منتقل کر دے۔ نیز امریکن باشندوں کو نکال لیا جائے۔ امریکہ نے یہ مشورہ ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

لاہور ۱۶ جون معلوم ہوا ہے۔ حکومت پنجاب عنقریب جرمن اور اطالوی براڈکاسٹ سننے کی ممانعت کرنے والی ہے۔ تاکہ لوگ غلط خبریں سن کر انکو پھیلا نہ سکیں۔

لنڈن ۱۷ جون۔ فرانس کے نئے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی سے صلح کی بات چیت شروع کر دی گئی ہے۔ تا یہ معلوم کیا جا سکے۔ کہ لڑائی کو باعزت طریق پر کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ گو دشمن سے گفتگو شروع کر دی گئی ہے۔ مگر لڑائی ابھی جاری ہے۔ آج سویرے جرمنوں نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ ان کی فوجیں میجنو لائن کی پچھلی طرف سے سوئٹزرلینڈ کی سرحد تک پہنچ گئی ہیں۔ اگر یہ خبر درست ہے تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ میجنو لائن کی فرانسیسی فوجیں جنوب میں دوسری فوجوں سے بالکل الگ ہو گئی ہیں

لنڈن ۱۷ جون۔ فرانس کی نئی گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ دشمن کی فوجیں تعداد میں بہت زیادہ تھیں۔ اس کے علاوہ اس کے پاس اعلیٰ قسم کے ہتھیار تھے۔ مگر پھر بھی فرانس کے لوگ نہایت بہادری کے ساتھ لڑے۔

لنڈن ۱۷ جون۔ نئے فرانسیسی وزیر اعظم نے اپنے ملک سے یہ اپیل کرتے ہوئے کہ اس نازک موقع پر حکومت کا ہر رنگ میں ساتھ دیا جائے کہا۔ میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ بتاتا ہوں۔ کہ ہمیں اب لڑائی ختم کرنی ہو گی۔ چنانچہ ہم دشمن سے یہ معلوم کر رہے ہیں۔ کہ وہ باعزت طور پر ہم سے صلح کرنے پر آمادہ ہے یا نہیں فرانس کی تاریخ میں یہ ایک نازک ترین موقع ہے۔ اور میں تمام فرانسیسیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ میرا اور میری گورنمنٹ کا ساتھ دیں۔

فرانسیسی گورنمنٹ کے اس فیصلہ پر لنڈن کے سرکاری حلقوں نے ابھی تک کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔

لنڈن ۱۷ جون۔ امریکہ سے خبر آئی ہے۔ کہ فرانس میں مقیم سپین کا سفیر فرانس اور جرمنی میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش کریگا۔

شملہ ۱۷ جون۔ گورنمنٹ ہند کے سامنے یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان میں ہوائی جہازوں کے تیار کرنے کا ایک کارخانہ کھولا جائے اگر یہ تجویز منظور ہو گئی۔ تو اس کے لئے کاریگر اور مشینیں دوسرے ملکوں سے منگوائی جائیں گی۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گورنمنٹ ہند اپنا کوئی نمائندہ امریکہ بھیجے گی۔ جو وہاں سے ہوائی جہاز تیار کرنے والی مشینیں خرید کر ہندوستان لائے گا۔

شملہ۔ ۱۷ جون ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۲۵ مئی کو ہندوستان کی فوج بڑھانے کا جو اعلان کیا گیا تھا۔ وہ اس سلسلہ میں پہلا قدم ہے۔ ورنہ فوج اس سے بہت زیادہ بڑھائی جائے گی۔ ہندوستان اپنی کافی فوج سمندر پار بھیج چکا ہے۔ مگر یورپ کے حالات کو دیکھتے ہوئے ہندوستان کی حفاظت کے لئے ابھی اور بہت سی فوج اور بہت بڑی کوششوں کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کے لوگوں کو یقین رکھنا چاہیئے کہ گورنمنٹ ہند اپنی ذمہ واریوں کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔ اور وہ فوج کو تیزی کے ساتھ بڑھانے کے لئے پوری کوشش کر رہی ہے۔ گذشتہ جنگ میں ہندوستان سے دس لاکھ آدمی بھرتی کئے گئے تھے۔ اور اب بھی ضرورت کے مطابق فوج بڑھائی جائے گی۔ ہندوستان کے بچاؤ کے انتظامات پر گورنمنٹ ہر سال بیس کروڑ روپیہ زیادہ خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اسی طرح جو نئی فوج بڑھائی جائے گی۔ اس کے متعلق کوشش کی جائے گی۔ کہ اس کے افسر زیادہ تر ہندوستانی ہی ہوں کیونکہ گورنمنٹ اس بارہ میں ہندوستانیوں کے جذبات اور احساسات کو اچھی طرح جانتی اور سمجھتی ہے۔

پٹیالہ ۱۷ جون۔ آج مہاراجہ پٹیالہ اور ریاست کے ہزاروں لوگوں نے ایک رجمنٹ کو الوداع کہا۔ جو جنگی خدمت کے لئے جا رہی ہے۔ آپ نے ان کو پیغام دیتے ہوئے کہا۔ کہ برائی کی طاقت اس وقت دنیا میں زور پکڑ رہی ہے۔ ہمیں اس کے مٹانے کے لئے بھاری قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

لنڈن ۱۷ جون برطانیہ کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ روم کے سمندر میں اٹلی کی چار ڈبکنی کشتیاں برباد ہو چکی ہیں۔

لنڈن ۱۷ جون۔ اٹلی کی سمندری فوج دستوں اور ہوائی فوج نے آج مصر اور لیبیا کی سرحد پر حملہ کیا جس میں دو مصری افسر اور چند سپاہی مارے گئے۔ شاہ فاروق نئے حالات کے بارہ میں اپنے وزراء سے مشورہ کرنے کے لئے اسکندریہ سے قاہرہ پہنچ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۷ جون جرمنی اور روس دونوں اب ایک دوسرے کو شبہ کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ پولینڈ کی روسی سرحد کو اور زیادہ مضبوط کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۷ جون لتھوانیا اور استھونیا نے روس کا یہ مطالبہ مان لیا ہے۔ کہ ان علاقوں میں روسی فوجیں رکھی جائیں۔ گذشتہ جنگ کے موقع پر جرمنی نے کوشش کی تھی۔ کہ بالٹک کے ملکوں پر قبضہ کرے۔ اب روس نے ان ملکوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔

واردھا۔ ۱۷ جون آج واردھا میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جلسہ سے پہلے مولینا ابوالکلام آزاد صدر کانگرس نے گاندھی جی سے بات چیت کی۔ اجلاس میں ہندوستان کی موجودہ حالت پر غور کیا گیا۔ مگر ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ مولینا آزاد کی دہلی میں مسلم وزراء سے جو ملاقات ہوئی تھی۔ اس کے متعلق انہوں نے تفصیلی رپورٹ کمیٹی کے سامنے پیش کر دی ہے۔

برلن ۱۶ جون۔ سرکاری نیوز ایجنسی کو کوناس سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سوویٹ فوج نے آج بعد دوپہر "تین مقامات سے لتھونیا کی سرحد کو پار کر لیا۔ وہ ولنار۔ کوناس (لتھونیا کا صدر مقام) اور چند دیگر مقامات پر قبضہ کرنا چاہتی ہے

شملہ ۱۷ جون ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند نے لڑائی کے فنڈ میں سے ایک لاکھ روپیہ ہندوستان کی ریڈ کراس سوسائٹی کو دیا ہے۔ کیونکہ اس نے فرانس کے مصیبت زدہ لوگوں کے لئے چندہ کی اپیل کی تھی۔ ہندوستان کی ریڈ کراس سوسائٹی یہ ایک لاکھ روپیہ کی رقم فرانس کی ریڈ کراس سوسائٹی کو بھیج دے گی

مدراس ۱۷ جون۔ آج مدراس اور اڑیسہ میں صوبجاتی جنگی بورڈ قائم کر دئے گئے۔

مدراس ۱۷ جون آج ہز ایکسیلنسی گورنر مدراس نے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ شہری پہرہ داروں کی بھرتی میں وہ گورنمنٹ کی امداد کریں۔ گورنمنٹ ۲۵ ہزار شہری پہرہ دار بھرتی کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس بات کی امید ظاہر کی کہ ہندوستان کا آئینی سوال جلد حل ہو جائے گا۔ لوگوں کو چاہئے کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کی پوری پوری مدد کریں۔

کٹک ۱۷ جون آج کٹک میں جنگی بورڈ کا پہلا جلسہ ہوا جس میں گورنر مدراس نے بتایا کہ اس جنگی بورڈ کا کیا کام ہوگا۔ اس فنڈ میں ہز ایکسیلنسی گورنر نے پانچ سو روپیہ چندہ دینے کا اعلان کیا ہے۔

شملہ ۱۷ جون۔ کل لاہور میں پنجاب کے جنگی بورڈ کا پہلا جلسہ ہوگا۔ تمام وزراء وہاں پہنچنے کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔

شملہ ۱۷ جون سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بدھ کی رات کو شمالی اور سنٹرل پنجاب میں مشق کے لئے ہوائی جہاز پرواز کریں گے۔ کیمبل پور اور جالندھر میں بتیاں گل کرنے کے تجربے کئے جائیں گے۔ اگلے چار دنوں تک پشاور میں ہوائی حملہ سے بچاؤ کے انتظامات کئے جائیں گے۔ لکھنؤ کے پارکوں میں لاؤڈ سپیکر لگا دیئے گئے ہیں تاکہ لوگوں کو سچی خبریں سنائی جا سکیں۔ بارہ بنکی میں لڑائی کے فنڈ میں دس ہزار سے زیادہ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

کٹک ۱۷ جون صوبہ بہار کی جنگی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دیہات میں اس بات کا پرزور پروپیگنڈا ہونا چاہئے۔ کہ برطانیہ اس وقت جرمنی سے کیوں لڑ رہا ہے۔ اور اس کے کیا اغراض و مقاصد ہیں۔

ناگپور ۱۷ جون آج ناگپور میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں جنگی کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

ٹراونکور ۱۷ جون آج سویرے ٹراونکور اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے ریاست کے دیوان صاحب نے کہا کہ اس لڑائی میں برطانیہ کی زیادہ سے زیادہ امداد کرنی چاہیئے ۔